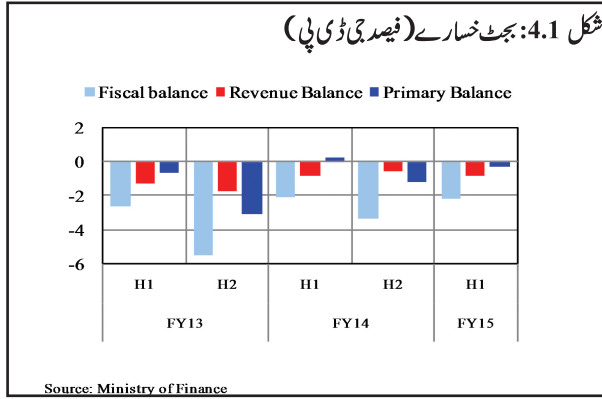


## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 عمومی جائزہ



مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجٹ خسارہ جی ڈی پی کا 2.2 فیصد تھا یعنی گزشتہ برس کی اسی مدت سے تھوڑا سا زیادہ (شکل 4.1)۔ اخراجات میں مالیاتی استحکام کی کچھ کوششیں تو دکھائی دیتی ہیں لیکن محاصل کی وصولی کم ہے۔ ٹیکس کے حوالے سے کئی اقدامات متعارف کرائے جانے کے باوجود جیسے مستثنیات اور رعایات کا خاتمہ، ممکنہ ٹیکس گزاروں کو نوٹس بھیجنا، ود ہولڈنگ ٹیکس کا دائرہ وسیع کرنا اور مختلف

ٹیکسوں کی شرح بڑھانا مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ٹیکس وصولی (وفاقی و صوبائی) گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہی (سیکشن 4.2)۔

مصارف کا پہلو دیکھا جائے تو مجموعی اخراجات سال کے پہلے چھ ماہ میں 4.8 فیصد رہے جو پچھلے سال کی اسی مدت کی نمو کے نصف سے بھی کم ہے۔ اخراجات پر قابو پانے میں سودی ادائیگیوں میں کمی اصل عنصر تھا تاہم م س 15ء کی پہلی ششماہی میں غیر سودی اخراجات کی نمو بھی م س 14ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں کم تھی۔<sup>1</sup> حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ حکومت نے جاری اخراجات پر قابو پایا ہے جبکہ اسی مدت میں ترقیاتی اخراجات میں 32 فیصد کی بہت بلند نمو دیکھی گئی ہے۔ م س 15ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر پی ایس ڈی پی اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام دونوں کے مجموعی اخراجات میں نمایاں اضافہ ہوا (جدول 4.1)۔

بینکاری نظام پر انحصار کم ہونے سے مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے عمل میں بھی بہتری آئی جبکہ مالکاری کے ملکی، غیر بینک اور بیرونی وسائل میں اضافہ ہوا۔ علی الخصوص صکوک کے اجرا (ایک ارب ڈالر) کے ذریعے بیرونی وسائل کی دستیابی اور بین الاقوامی مالی

1 م س 15ء کی پہلی ششماہی میں سودی ادائیگیاں نکال کر مجموعی اخراجات کی نمو 8.1 فیصد تھی جو گزشتہ سال سے تقریباً 4 فیصدی درجے کم تھی۔



جدول 4.1: مالیاتی کارروائیوں کا خلاصہ					
ارب روپے					
فیصد نمو	اصل		بجٹ م 15ء		
	شش 1، م 14ء	شش 1، م 15ء	شش 1، م 14ء	شش 1، م 15ء	
5.0	13.9	1749.1	1665.6	4,218	الف۔ مجموعی حاصل
12.8	15.5	1361.1	1206.9	3,344	ٹیکس حاصل
-15.4	10.0	388.0	458.7	874	نان ٹیکس حاصل
4.8	10.7	2,320.0	2,213.7	5,640	ب۔ مجموعی اخراجات
5.4	9.6	1,989.0	1887.6	4,420	جاریہ 1
جس میں					
-4.2	8.2	572.7	597.7	1,325	سودی ادائیگیاں
32.0	-10.5	321.4	243.5	1,220	ترقیات
26.7	-15.5	269.4	212.6	1,175	پی ایس ڈی پی
68.3	49.9	52.0	30.9		دیگر (بشمول بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام)
-88.4	1360	9.6	82.7		خالص قرض گاری
		80.9	-8.1		ج۔ شمار پائی اخراجات
		-651.8	-540.0	-1,422	مالیاتی توازن (الف-ب-ج)
مالکاری					
		141.5	-43.5	508	بیرونی ذرائع
		510.4	583.5	914	ملکی ذرائع
		199.1	483.2	228	بینک
		-413.4	443.1	0	اسٹیٹ بینک
		612.5	40.1	228	نمرشل بینک
		296.1	100.3	686	غیر بینک
		15.2		198	نچکاری
فیصد جی ڈی پی					
		-2.2	-2.1	-4.9	مجموعی مالیاتی توازن
		-0.8	-0.9	-0.7	محصولاتی توازن
		-0.3	0.2	-0.3	بنیادی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ					

اداروں سے آنے والی رقوم نے حکومت کی مالکاری کی ضروریات کو سہارا فراہم کیا جس کی بے حد ضرورت تھی۔ مزید برآں، معلوم ہوتا ہے کہ 15.2 ارب روپے کی نچکاری آمدنی بھی اس مدت کے دوران بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے استعمال ہوئی۔<sup>2</sup>

2 تاہم یہ رقم م 15ء کے وفاقی بجٹ میں نچکاری کی مد میں رکھے گئے 198 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں بہت کم ہے۔



## 4.2 محاصل

م 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران محاصل کی مجموعی وصولی کی نمو (ٹیکس اور نان ٹیکس دونوں) معتدل یعنی 5.0 فیصد رہی جبکہ پچھلے برس اسی عرصے میں 13.9 فیصد تھی۔ اس نمو کے اندر مذکورہ مدت کے دوران ایف بی آر کی وصولی 13.6 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال کی پہلی ششماہی میں 16.0 فیصد بڑھی تھی (جدول 4.2)۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، حکومت نے ٹیکس وصولی بڑھانے کے لیے وفاقی بجٹ م 15ء میں کئی اقدامات متعارف کرائے جیسے ود ہولڈنگ ٹیکس کا دائرہ بڑھانا، مختلف سودوں پر پیشگی انکم ٹیکس لگانا، سیلز ٹیکس اور ایف ای ڈی کی شرحیں بڑھانا اور ٹیکس شرحوں کے اطلاق میں دائر کنندگان (filers) اور غیر دائر کنندگان کے درمیان امتیاز کرنا۔<sup>3</sup> ان اقدامات کے باوجود سال کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر ٹیکس محاصل اپنے ششماہی ہدف سے کم رہے۔

جدول 4.2: ایف بی آر ٹیکس وصولی					
ارب روپے					
بجٹ م 15ء		اصل		فیصد نمو	
شش 1، م 14ء	شش 1، م 15ء	شش 1، م 14ء	شش 1، م 15ء	شش 1، م 14ء	شش 1، م 15ء
1,149	382	458.9	15.3	20.1	15ء
1,661	649.5	713	17.9	9.8	14ء
284	110.1	135.3	2.0	22.9	15ء
1,206	481.7	513.8	22.8	6.7	14ء
171	57.7	63.9	11.6	10.7	15ء
2,810	1031.5	1171.9	16.0	13.6	15ء

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی اور اس کے نتیجے میں ایندھن کی ملکی خوردہ قیمتوں کے گھٹنے سے ٹیکس محاصل پر منفی اثر پڑا لیکن محاصل میں مجموعی کمی صرف اس عامل سے منسوب نہیں کی جاسکتی۔<sup>4</sup> ٹیکس بندوبست کی کارکردگی، دستاویزیت کا فقدان اور مسلسل ٹیکس رساؤ ٹیکس وصولی کو متاثر کرتے رہے۔ ماضی کے رواج کے مطابق ایف بی آر کا ٹیکس وصولی کا اس سال کا ہدف کم کر کے 2691 ارب روپے کر دیا گیا ہے جبکہ اصل ہدف 2810 ارب روپے تھا۔ اس نظر ثانی شدہ ہدف کے لیے بھی سال کی دوسری ششماہی میں ٹیکس وصولی 24.2 فیصد بڑھنا ضروری ہے جو پچھلے پانچ برسوں کی دوسری ششماہی میں ٹیکس وصولی کی اوسط نمو سے خاصی زیادہ ہے۔<sup>5</sup>

حال میں حکومت نے محاصل بڑھانے کے لیے اضافی ٹیکس اقدامات متعارف کرائے ہیں جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (i) پٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی شرح 17 فیصد سے بڑھا کر 27 فیصد کرنا، (ii) 300 سے زائد ایشیا کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی کا نفاذ، (iii) تیس

3 نئے ٹیکس اقدامات کی تفصیل کے لیے دیکھیے بینک دولت پاکستان کی پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 15ء۔

4 ہمارے تخمینوں کے مطابق پورے سال کے لیے تیل کی کم قیمتوں کا اثر 100 ارب روپے کے قریب ہوگا (جو پٹرولیم مصنوعات کی صارفین میں طلب کے لحاظ سے کم زیادہ ہو سکتا ہے)۔ دوسری سہ ماہی کے دوران، جب ایندھن کی قیمتیں گرتا شروع ہوئیں، تیل کے نرخوں کی بنا پر تخمینہ شدہ 15 ارب روپے سے زیادہ تھی۔ تاہم م 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر ٹیکس کی وصولی میں کمی لگ بھگ 170 ارب روپے تھی۔

5 گذشتہ پانچ برسوں کی دوسری ششماہیوں کے دوران ٹیکس وصولی میں اوسط سال بسال نمو 15.3 فیصد تھی۔ اگر ایک غیر معمولی سال یعنی م 13ء کو نکال دیں (جب موصوف 1.5 فیصد تھی) تو اوسط 18.7 فیصد بن جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ م 15ء کی دوسری ششماہی میں ایف بی آر کے پاس 24.2 فیصد نمو حاصل کرنی ہوگی جو شکل ہدف ہے۔



جدول 4.3: نان ٹیکس حاصل			
ارب روپے			
پہلی ششماہی میں اصل		بجٹ م 15ء	
م 15ء	م 14ء		
4.1	58.4	26	مارک اپ (پی ایس ایز اور دیگر)
39.5	28.3	82	منافع منقسمہ
137.5	145.0	270	اسٹیٹ بینک منافع
80.2	38.2	140	دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)
40.9	36.8	81	گیس اور آئل رائلٹی
7.2	7.3	20	پاسپورٹ اور ویزا فیس
5.4	8.3	20	خام تیل پر رکھا گیا ڈسکاؤنٹ
8.7	8.0	17	خام تیل پر وڈ فال لیوی
20.6	12.3	35	بیرونی گرانٹس
43.8	67.7	125	دیگر وفاقی
--	67.6	--	جس میں یو ایس ایف
24.6	25.4	58	صوبائی
387.9	458.7	874	مجموعی غیر ٹیکس حاصل
ماخذ: وزارت خزانہ			

لاکھ سے زائد کی غیر منقولہ جائیداد رجسٹر کراتے وقت غیر دائر کنندگان پر 2 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس کا نفاذ، اور (iv) مختلف اشیا بشمول لوہا، لوہے کی کچدھات، یوریا، دالیں، جہاز شکنی وغیرہ کی اشیا اور خدمات کے ضمن میں غیر دائر کنندگان پر ودہولڈنگ ٹیکس کا نفاذ۔ ان اقدامات سے ٹیکس وصولی کسی حد تک بڑھ سکتی ہے مگر ساختی مسائل حل کرنے کے لیے وسیع البنیاد ٹیکس اصلاحات پروگرام پھر بھی درکار ہے۔<sup>6</sup>

یہ حوصلہ افزا امر ہے کہ ودہولڈنگ ٹیکس کی کوریج میں اضافے کی وجہ سے م 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران براہ راست ٹیکس 20.1 فیصد بڑھ گئے۔ افراد کے دائر کردہ ٹیکس گوشواروں کی تعداد میں بھی کچھ بہتری (8 فیصد نمو) دکھائی دی گوکہ

کمپنیوں کے دائر کردہ گوشواروں کی نمونہ صرف 1.2 فیصد رہی۔ مزید یہ کہ ایف بی آر نے ممکنہ ٹیکس گزاروں کی جانب سے زمین کی خریداری، بیمہ پالیسیوں کے اعداد و شمار نیز موٹر رجسٹریشن اور بین الاقوامی سفر کی تفصیلات سے متعلق اکٹھا کر کے ٹیکس اساس وسیع کرنے اور ٹیکس پر عملدرآمد مضبوط بنانے کے لیے کوششیں کی ہیں۔ ایف بی آر نے لگ بھگ 154000 ممکنہ ٹیکس گزاروں کو نوٹس بھی جاری کیے ہیں جس کے نتیجے میں 30000 سے زائد نئے ٹیکس گزاروں نے رجسٹریشن کرائی ہے اور ٹیکس گوشوارے جمع کرائے ہیں۔

توقع کے مطابق م 14ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں م 15ء کی پہلی ششماہی میں نان ٹیکس حاصل کم تھے جس کی بڑی وجہ یکبارگی رقوم (جیسے یو ایس ایف اور پی ایس ایز کے قرضوں پر مارک اپ) کی عدم موجودگی تھی جو پچھلے سال دستیاب رہی تھیں۔ سال کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع سے منتقلی بھی گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت کم تھی گوکہ یہ سال کے مقررہ ہدف کے مطابق تھی (جدول 4.3)۔ تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کی وصولی (735 ملین ڈالر) سے نان ٹیکس حاصل کو فائدہ ہوا۔

#### 4.3 اخراجات

م 15ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی و صوبائی حکومتوں کے مجموعی اخراجات صرف 4.8 فیصد بڑھے جبکہ پچھلے برس کے اسی عرصے میں 10.7 فیصد کا اضافہ ہوا تھا جس کی بڑی وجہ کم سودی ادائیگیاں اور خالص قرض گاری تھی۔ سال کی پہلی سہ ماہی کے برخلاف جب پی آئی بیز پر چھ ماہی کوپن

<sup>6</sup> حکومت نے ایک ٹیکس اصلاحات کمیشن قائم کیا ہے جو اپنی سفارشات تیار کر رہا ہے۔



## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.4: مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی اخراجات کا تجزیہ				
ارب روپے				
نمو		مطلق		
م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	
5.4	9.6	1989.0	1,887.6	جاریہ اخراجات
2.4	7.9	1,385.7	1,352.8	وفاقی
جس میں				
-4.2	8.2	572.7	597.7	سودی ادائیگی
11.6	15.1	329.6	295.3	دفاع
12.9	15.6	43.8	38.7	نظم عامہ اور تحفظ
4.4	2.6	439.6	421.1	دیگر
12.8	14.2	603.3	534.7	صوبائی
32.0	-10.5	321.4	243.5	ترقیاتی اخراجات
26.7	-15.5	269.4	212.6	پی ایس ڈی پی
5.8	-8.1	125.5	118.6	وفاقی
53.2	-23.3	143.9	94.0	صوبائی
68.3	49.9	52.0	30.9	دیگر (بشمول بے نظیر انکم سپورٹ)
--	--	9.6	82.7	خالص قرض گاری
4.8	10.7	2,320.0	2,213.7	مجموعی
ماخذ: وزارت خزانہ				

ادائیگیوں کی بنا پر ملکی سودی ادائیگیاں تیزی سے بڑھی تھیں، دوسری سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں منفی نمود یکھنے میں آئی (جدول 4.4)۔<sup>7</sup>

حکومت کے ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت میں تبدیلی سے سودی ادائیگیوں کا سہ ماہی انداز کسی حد تک تبدیل ہو گیا ہے (یعنی پہلی اور تیسری سہ ماہی میں زیادہ رقوم واجب الادا ہو رہی ہیں)، تاہم مجموعی ملکی سودی ادائیگیاں قابو میں رہیں جس کی وجہ پرست شرح سود نیز ملکی قرضوں کا کم حجم تھا۔ دوسری طرف میزانیہ مالکاری میں بیرونی وسائل کا حصہ بڑھنے سے بیرونی سودی ادائیگیوں میں اضافہ ہو گیا۔ م 15ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی سودی ادائیگیاں 25.6 فیصد تھیں جبکہ م 14ء کی پہلی ششماہی میں منفی 14.0 فیصد رہی تھیں۔

م 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاریہ اخراجات میں 5.4 فیصد کی نمو دیکھنے میں آئی جو پچھلے سال سے خاصی کم تھی۔ جاری اخراجات میں وفاقی اور صوبائی حکومتوں دونوں نے کفایت شعاری کا مظاہرہ کیا۔ اگر سودی ادائیگیاں خارج کردی جائیں تب بھی جاریہ اخراجات میں نمواس مدت کے دوران 9.8 فیصد تھی جبکہ گزشتہ برس 10.3 فیصد رہی تھی۔

تاہم سال کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات تیزی سے بڑھے جو حوصلہ افزا امر ہے۔ خاص طور پر سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں میں صوبائی اخراجات میں م 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران 53.2 فیصد کا خطرہ اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی پہلی ششماہی میں منفی نمو (23.3 فیصد) ہوئی تھی۔ وفاقی حکومت کے پی ایس ڈی پی میں بھی اضافہ ہوا تاہم بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام جیسی دیگر مددوں میں اس کے اخراجات میں زبردست نمو دیکھی گئی۔<sup>8</sup>

<sup>7</sup> تاہم تیسری سہ ماہی کے دوران چھ ماہی کو پین کی ادائیگی کے ساتھ پھر اضافہ ہو سکتا ہے۔

<sup>8</sup> م 15ء کی پہلی ششماہی میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت 4.83 ملین مستحقین (خاندان) میں 43 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔ رواں مالی سال کے خاتمے تک حکومت 50 لاکھ سے زائد مستحقین تک امداد پہنچانا چاہتی ہے۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا پورے سال کا ہدف 197.2 ارب روپے ہے۔



#### 4.4 صوبائی مالیاتی کارروائیاں

م 15ء کی پہلی ششماہی کے آخر تک مجموعی صوبائی فاضل 143.3 ارب روپے تک پہنچ گیا جو پورے سال کے ہدف (یعنی 289 ارب روپے) کا تقریباً نصف ہے۔ یہ فاضل گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کے فاضل سے 13.0 فیصد کم تھا۔ صوبائی فاضل میں کمی کی بڑی وجہ اخراجات میں اضافہ تھا۔ م 15ء کی پہلی ششماہی میں کل اخراجات (تمام صوبوں کے ملا کر) کی نمو 18.6 فیصد تھی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 6.1 فیصد تھی۔ مجموعی اخراجات (وفاقی نیز صوبائی) میں صوبوں کا حصہ اس مدت میں 32.5 فیصد تھا جبکہ گذشتہ برس 28.7 فیصد رہا تھا جبکہ کل محاصل میں ان کا حصہ (بشمول وفاقی منتقلیاں) تقریباً یکساں رہا۔ کل اخراجات میں اضافہ بنیادی طور پر ترقیاتی اخراجات کی بلند نمو کی وجہ سے ہوا جبکہ جاری اخراجات محاصل کی مناسبت سے بڑھے۔

محاصل میں صوبوں کا زیادہ تر وفاقی منتقلیوں پر انحصار رہا جبکہ ان کی اپنی کوششیں ٹیکس وصولی میں معمولی اضافے کا باعث بنیں۔ خاص طور پر پنجاب اپنی محاصل پیدا کرنے کی کوششوں کو آگے نہ بڑھا سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ جائیداد ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس اور دیگر محصولات (بشمول خدمات پر جی ایس ٹی) میں م 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال کمی دیکھی گئی، صرف اسٹیپ ڈیوٹی میں اس مدت کے دوران نمو ہوئی۔ تاہم قابل تقسیم پول سے سب سے زیادہ منتقلیاں پنجاب کو ہوئیں نیز وفاقی قرضے اور گرانٹس بھی سب سے زیادہ اسی کو ملیں جس کی مدد سے وہ بجٹ کا بلند فاضل دکھانے میں کامیاب رہا حالانکہ ترقیاتی منصوبوں پر بھاری اخراجات کیے گئے (جدول 4.5)۔

جدول 4.5: پہلی ششماہی کے دوران صوبائی مالیاتی کارروائیاں										
ارب روپے										
پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان		تمام صوبے		
م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء	م 15ء	
349.6	412.5	230.7	249.8	132.5	141.4	87.2	93.2	800.1	897.0	الف۔ مجموعی محاصل
286.5	336.0	179.2	189.7	106.8	118.9	74.0	79.1	646.5	723.7	وفاقی محاصل میں حصہ
45.0	46.0	36.0	42.3	5.7	5.5	0.9	1.2	87.6	95.0	ٹیکس
14.2	10.8	2.0	3.0	6.5	9.4	2.7	1.4	25.4	24.6	نان ٹیکس
3.9	19.7	13.5	14.9	13.5	7.5	9.7	11.5	40.6	53.6	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
295.7	351.4	186.7	208.5	99.7	125.5	53.2	68.3	635.4	753.6	ب۔ مجموعی اخراجات
258.4	274.5	149.3	170.6	85.2	104.8	48.5	59.8	541.4	609.8	جاریہ
37.3	76.9	37.4	37.9	14.5	20.6	4.7	8.5	94.0	143.9	ترقیاتی
53.9	61.1	44.0	41.4	32.8	15.9	34.0	24.9	164.7	143.3	مجموعی توازن (الف-ب)
ماخذ: وزارت خزانہ										

پنجاب نے سڑکوں کی تعمیر اور دیگر شہری ترقیاتی پروگراموں (بشمول راولپنڈی اسلام آباد میٹروپس پراجیکٹ، جس کے لیے پنجاب بجٹ 2014-15ء میں 10.7 ارب روپے رکھے گئے ہیں) کے لیے خاصے وسائل مختص کیے۔ پنجاب نے صحت اور تعلیم کے شعبوں پر اخراجات میں بھی اضافہ کر دیا۔ دوسری طرف صوبہ سندھ کے ترقیاتی اخراجات تقریباً م 14ء کی پہلی ششماہی کی سطح پر رہے جبکہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان نے بھی اپنے ترقیاتی اخراجات بڑھا دیے۔



## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

محاصل کا تذکرہ پھر کرتے ہیں۔ صوبوں کی اپنی محاصل کی پیداوار ان کے مجموعی محاصل کا لگ بھگ 10 فیصد ہے حالانکہ وہ جی ڈی پی کے ایک بڑے حصے یعنی خدمات (جو جی ڈی پی کا 50 فیصد سے زائد ہے) اور زرعی آمدنی (جی ڈی پی کا 25 فیصد) پر ٹیکس لگانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ صوبوں کو محاصل کی پیداوار بڑھانے کے لیے استعداد پیدا کرنی ہوگی اور ادارہ جاتی اصلاحات کرنی ہوں گی۔ فی الوقت مختلف شعبوں سے ٹیکس وصولی کے لیے مختلف صوبائی محکموں کو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ تاہم ان کی کارکردگی کی سطحیں مختلف ہیں، ان میں سب سے کارگرو قانم شدہ صوبائی ریونیو اتھارٹیز ہیں جو خدمات پر سیل ٹیکس کے لیے بنائی گئی ہیں جو اپنے طریقہ کار میں اطلاعی ٹیکنالوجی کو استعمال کر رہی ہیں۔

### 4.5 سرکاری قرضہ

میں 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کا سرکاری قرضہ 565.3 ارب روپے بڑھ کر آخر دسمبر 2014ء میں 170 کھرب روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.6)۔ سرکاری قرضے میں یہ اضافہ پچھلے برس کی اسی مدت کے اضافے کا تقریباً نصف تھا۔ اگرچہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں میں 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں خاصا کم اضافہ ہوا تاہم اس مدت میں بیرونی قرضے کی خالص واپسی ہوئی جسے دیگر اہم کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کی بنا پر نو قدر پیمائی کے بھاری فوائد سے تقویت حاصل ہوئی۔

تاہم قرضہ جمع ہونے کے عمل میں سستی کے باوجود پاکستان کا سرکاری قرضہ ابھی تک ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی اوسط سطح سے خاصا زیادہ ہے۔<sup>9</sup>

### ملکی قرضہ

پچھلے سال کی اسی مدت کے 717 ارب روپے کے مقابلے میں میں 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضہ 603.2 ارب روپے بڑھ گیا۔

جدول 4.6: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ					
ارب روپے					
بہاؤ			اسٹاک		
میں 15ء		پہلی ششماہی	اسٹاک		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	میں 15ء	میں 14ء	دسمبر 14ء	جون 14ء
331.3	234.0	565.3	1,039.9	17,010.5	16,445.2
412.0	191.3	603.2	717.0	11,631.5	11,028.3
-80.7	42.8	-37.9	322.9	5,379.0	5,417.0
-128.0	33.8	-94.1	326.8	4,700.2	4,794.3
58.3	1.7	60.0	-55.4	358.4	298.4
-11.1	7.2	-3.8	51.5	320.4	324.2
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

9 ورلڈ اکنامک آؤٹ لک کے اعداد و شمار کے مطابق ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں عمومی حکومت کا مجموعی قرضہ بطور فیصد جی ڈی پی 40.1 فیصد تھا جبکہ پاکستان کے لیے یہی تناسب میں 14ء میں 63.7 فیصد تھا۔



جدول 4.7: ملکی قرضہ				
ارب روپے				
پہلی ششماہی	اسٹاک	پہلی ششماہی	اسٹاک	
میں 15ء	جون 14ء	میں 14ء	جون 13ء	
64.7	1,747.4	39.7	2,920.2	ٹی بل (نیلامیاں)
-331.0	2,852.3	548.4	2,275.2	ٹی بل (اسٹیٹ بینک)
587.4	3,222.0	57.9	1,321.6	پی آئی بیز
167.6	2,156.2	32.3	2,006.3	قومی بچت اسکیمیں
114.6	1,050.5	38.8	1,098.3	دیگر
603.2	11,028.3	717.0	9,621.5	مجموعی ملکی قرضہ

بین الاقوامی بازار قرض کو استعمال کرنے کے حکومتی فیصلے، کثیر جہتی رقوم کی بحالی اور دوطرفہ انتظامات فنڈنگ کے ملکی وسائل پر دباؤ کم ہوا۔

رقکار کم ہونے کے علاوہ ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی بھی تبدیل ہو گئی۔ علی الخصوص مستقل قرضے کا حصہ (نوعیت کے اعتبار سے وسط تا طویل مدتی) آخر دسمبر 2014ء تک بڑھ کر 39.7 فیصد ہو گیا جبکہ سال کے آغاز پر 36.3 فیصد تھا۔ یہ اضافہ حکومت کی اپنے قرضے کا خاکہ عرصیت طویل کرنے کی کوششوں اور پی آئی بی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں کی بھرپور شرکت دونوں سے منسوب کیا گیا۔ اس تناظر میں مندرجہ ذیل نکات قابل ذکر ہیں:

جدول 4.8: پی آئی بی کی نیلامیوں کا خاکہ (عرفی قیمت)				
ارب روپے				
ہدف	پیش کش (حمام)	قبول کردہ (مسابقتی)	قبول کردہ (حمام)	جولائی
100	82.1	58.22	63.33	اگست
100	93.8	86.8	89.82	ستمبر
100	207.6	157	160.43	پہلی سہ ماہی میں 15ء
300	383.5	302.02	313.58	اکتوبر
50	338.7	50.3	57.27	نومبر
50	157.8	141.7	144.72	دسمبر
50	336.4	148.3	152.27	دوسری سہ ماہی میں 15ء
150	832.9	340.3	353.81	ماخذ: بینک دولت پاکستان

• تین سالہ پی آئی بیز اور 12 ماہ کے ٹی بلز کے درمیان غیر معمولی طور پر بلند میعاد پر یکم اور شرح سود میں کمی کی توقع نے کمرشل بینکوں کو اپنی رقوم بلند یافت کے حامل پی آئی بیز میں رکھنے کی ترغیب دی۔ کمرشل بینکوں نے م س 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران منعقد ہونے والی چھ پی آئی بی نیلامیوں میں 1216.4 ارب روپے کی پیشکش کی جبکہ مجموعی ہدف 450 ارب روپے تھا: یعنی ہدف سے

2.7 گنا زیادہ (جدول 4.8)۔<sup>10</sup>

• م س 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں نے ٹی بلز نیلامیوں میں 1245.0 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں 1035.5 ارب روپے کی پیشکش کی۔ حکومت نے ان نیلامیوں میں 969.7 ارب روپے (مسابقتی بولیاں) قبول کیے جو زیر جائزہ مدت کے دوران عرصیت پوری کرنے والی رقم 978.9 ارب روپے سے کم ہے (جدول 4.9)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کمرشل بینک ٹی بلز میں سرمایہ کاری کی طرف زیادہ مائل نہ تھے۔

10 تاہم نومبر 2014ء میں زری پالیسی میں تبدیلی کے بعد دسمبر 2014ء میں میعاد پر یکم کم ہو گیا۔



## مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

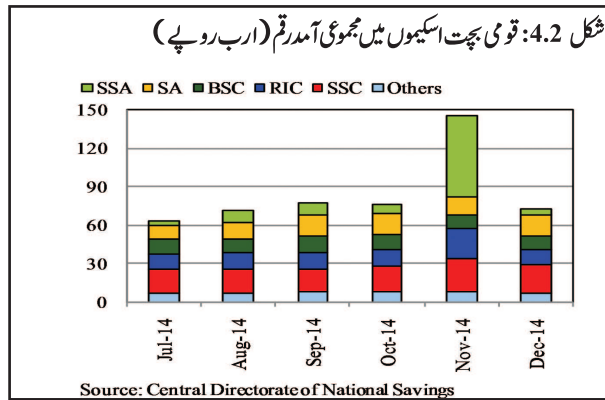
جدول 4.9: ٹی بل نیلامیوں کا خاکہ (عرفی قیمت)				
ارب روپے				
مسابقتی پولیاں				
قبول کردہ	پیش کش	میعاد	ہدف	
253.6	254.6	190.1	225	جولائی
163.1	163.4	180.4	225	اگست
200.6	201.6	259.6	250	ستمبر
617.3	619.6	630.1	700	پہلی سہ ماہی م س 15ء
349.3	351.7	482.7	550	اکتوبر
498.8	504.5	399	520	نومبر
121.6	179.3	97.1	175	دسمبر
969.7	1,035.5	978.9	1,245	دوسری سہ ماہی م س 15ء

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ان حالات سے نہ صرف ملکی قرضے کا خاکہ عرصیت بہتر بنانے بلکہ حکومتی قرض گیری کو اسٹیٹ بینک سے ہٹانے میں بھی مدد ملی۔ قرضے کے خاکہ عرصیت میں بہتری سے از سر نو تعین نرخ اور اجرائے ثانی کے خطرات کم کرنے میں مدد ملے گی۔ تاہم متوسط سے طویل مدت میں اس تبدیلی کے فوائد خصوصاً شرح سود میں کمی سے پہلے، واپسی قرض کی لاگت میں اضافے کی وجہ سے زائل ہو جائیں گے۔

### غیر بینک قرض گیری تیزی سے بڑھ گئی

م س 15ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ بینکاری سے قرض کے برخلاف غیر بینک شعبے سے ملکی قرض میں تیزی سے اضافہ ہوا خاص طور پر قومی بچت اسکیموں کے ذریعے۔ اس مدت کے دوران قومی بچت اسکیموں میں خالص وصولیوں میں 7.8 فیصد نمو درج کی گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 1.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ نومبر 2014ء میں قومی بچت اسکیموں کی نمو کو اسپیشل سیونگ اکاؤنٹ سے سب سے زیادہ سہارا ملا جس میں 63.7 ارب



روپے آئے (شکل 4.2)۔ دیگر عوامل کے علاوہ یہ نمایاں اضافہ جو نومبر 2014ء میں پالیسی ریٹ گھٹنے اور پی آئی بی یافتوں میں کمی کے بعد شرح منافع میں ممکنہ کمی کی توقع پر ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی عکاسی کرتا ہے۔<sup>11</sup>

### بیرونی قرضہ و واجبات

سال کی پہلی ششماہی کے دوران آخر دسمبر 2014ء تک پاکستان کے سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات میں 1.3 ارب ڈالر کی خالص کمی دیکھی گئی (جدول 4.10)۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کمی تمام سال کی پہلی سہ ماہی میں مرکوز تھی جبکہ دوسری سہ ماہی میں اضافہ دیکھا گیا۔ اگرچہ حکومت کو آئی ایم ایف، بین الاقوامی بازار قرض اور دیگر ذرائع سے زیر جائزہ مدت کے دوران بیرونی رقم موصول ہوئیں تاہم ان رقم کا اثراء کم کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کی بنا پر ہونے والے نو قدر پٹپائی کے 3.1 ارب ڈالر کے فوائد سے زائل ہو گیا۔

11 نومبر 2014ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس کی کٹوتی کے بعد حکومت نے دسمبر 2014ء میں قومی بچت اسکیموں پر نفع کی شرح کم کر دی۔



جدول 4.10: بیرونی قرضہ						
ملین ڈالر						
میں 15ء پہاؤ			اسٹاک جون 14ء	پہاؤ، سٹش 1، میں 14ء	اسٹاک جون 13ء	
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی				
-1,278.0	357.2	-1,635.3	54,822.7	-112.0	50,989.1	سرکاری قرضہ و واجبات
-1,734.0	-247.7	-1,486.3	48,521.1	390.6	43,496.1	حکومتی قرض
547.8	644.6	-96.8	3,020.2	-797.0	4,387.0	آئی ایم ایف سے
-91.9	-39.7	-52.2	3,281.4	294.0	3,106.0	زرمبادلہ کے واجبات
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

بیرونی رقوم کی آمد کے اہم ذرائع آئی ایم ایف (1.1 ارب ڈالر) اور عالمی منڈی میں جاری کردہ سکو (ایک ارب ڈالر) تھے تاہم میں 15ء کی پہلی سہ ماہی میں دیگر قرض دینے والوں سے ملنے والی رقوم یہ تھیں : چین سے 457.6 ملین ڈالر بیشتر بجلی کے منصوبوں کے لیے،<sup>12</sup> سماجی تحفظ کی ترقی کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک سے 86.3 ملین ڈالر، سیلاب سے تباہی کے بعد تعمیر نو کے منصوبے کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک سے 70.7 ملین ڈالر اور مرابحہ کے تحت اسلامی ترقیاتی بینک سے 793.8 ملین ڈالر کا قلیل مدتی قرض۔

<sup>12</sup> مجموعی قسیم کردہ رقم میں سے 242.8 ملین ڈالر جی سی ایل کراچی نیوکلیئر پاور کے ٹور کے تھری پراجیکٹ کے لیے اور 74.5 ملین ڈالر نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے لیے تھے۔